میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے شوہر کے مکان پر عدت گذارنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت عثمانؓ نے اسی روایت کے مطابق فیصلہ کیا۔ (موطا امام مالکؒ مطبع مجتبائی دہلی ص۲۱۷۔ باب مقام المتوفی عنہا زوجہا)۔

(۵) حضرت علیؓ کے پاس چند مرتد افراد لائے گئے۔ آپ نے ان کے آگ میں جلا ڈالنے کا حکم دے دیا۔ حضرت ابن عباس نے حدیث پیش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے من بدل دینہ فاقتلوہ۔ یعنی مرتدین کا خاتمہ تلوار سے کیا جا سکتا ہے نہ کہ آگ میں جلا کر۔ حضرت علیؓ نے یہ سن کر فرمایا صدق ابن عباس، یعنی حضرت ابن عباسؓ نے سچ بات کہی ہے۔ (ترمذی ابواب الحدود ص۱۷۶۔ مطبع مجتبائی دہلی)۔

حدیث سے استناد و احتجاج کے سلسلہ میں بہت سے شواہد و نظائر پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن ایک حق پسند انسان کے لیے مندرجۂ بالا واقعات ہی ذہنی اضطراب دور کرنے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں۔

(۵) قرآن مجید اپنی کاملیت کے باوجود مجمل بھی ہے اور مفصل بھی۔ مفصل اس طرح کہ قرآن حکیم نے دین کے اصول و مبادی اور شریعت کے مہماتِ امور کو تفصیل سے اور بہ تکرار بیان کیا ہے۔ اور مجمل اس بنا پر کہ عام طور پر شریعت و قانون کی تفصیلی جزئیات و تعریفات کی الگ الگ وضاحت کی بجائے شریعت کے صرف اہم اور بنیادی اصولوں کے بیان کر دینے پر اکتفا کی گئی ہے۔ علامہ شاطبی لکھتے ہیں: القرآن علی اختصارہا جامع ولا یکون جامعا الا والمجموع فیہ امور کلیات (الموافقات ج ۳ ص۳۶۵) "قرآن اختصار کے باوجود اپنے اندر جامعیت رکھتا ہے، اور جامعیت محض اس بنا پر ہے کہ اس میں کلی اور اصولی امور کا بیان ہے"۔

انہی کلی امور کی تشریح و وضاحت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے فرمائی ہے۔ توضیح مدعا کے لیے یہاں تین مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں حکم ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ لیکن اقامت صلوٰۃ کی کیفیت کیا ہو گی اس کی پوری

وضاحت ہم کو حدیث میں ملتی ہے۔
(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ ..... (توبہ - ۳۴)۔ یہ آیت اپنے عموم کی بنا پر کم یا زیادہ ہر صورت میں مال کے جمع کرنے پر وعید سناتی ہے۔ صحابہ کرام نے اس بارے میں اضطراب سا محسوس کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اضطراب کو یہ فرما کر دُور کر دیا، ان اللّٰہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب بھا مابقی من اموالکم، فکبر عمرؓ۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ ص۱۵۶)۔
" بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض نہیں کی ہے مگر اسی لیے کہ وہ اس کے ذریعہ بقیہ مال کو پاک کر دیتا ہے، اس موقع پر حضرت عمرؓ نے خوشی کے مارے نعرۂ تکبیر بلند فرمایا"۔
(۳) قرآن حکیم نے عہدِ نبوی کے بعض اہم واقعات کو حسبِ ضرورت نہایت مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے۔ حدیث نے ان واقعات کی پوری تفصیل اور پس منظر پر روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا .... (توبہ - ۱۱۸)۔ اس واقعہ کی تمام جزئیات ابوداؤد، ترمذی اور حدیث کی دوسری مستند کتابوں میں ملتی ہیں۔

ان تمام تفصیلات کو دینی حیثیت دے دینے سے کوئی صاحبِ فہم یہ باور نہیں کر سکتا کہ قرآن ناقص ہے یا یہ کہ اس کی کاملیت خطرہ میں پڑ گئی ہے۔

قرآن حکیم نے خود سنت کو واجب العمل قرار دیا ہے اور اس کی دینی حیثیت کو متعدد آیات میں نمایاں کیا گیا ہے۔ یہاں صرف دو آیتیں نقل کی جاتی ہیں:۔
(۱) وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ (نحل - ۴۴) "اور ہم نے آپ کی طرف ذکر اُتارا ہے تاکہ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اُسے لوگوں کو کھول کھول کر بتا دیں"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت نعوذ باللہ محض چٹھی رسان کی سی نہیں ہے بلکہ اپنے قول و عمل سے اس کے ایضاح و تبیین کی ذمہ داری بھی آپ پر ڈالی گئی ہے۔ اور وہ بھی اس بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قصورِ فہم کا لحاظ فرمایا نہ کہ اس وجہ سے کہ قرآن خود ناقص ہے۔
(۲) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ، فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ